88206 - یہودی اور نصرانی کا ذبح کردہ گوشت کھانے میں شروط

سوال

مجھے علم ہے کہ جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنی ضروری ہے، اور جس پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو اسے کھانا جائز نہیں، لیکن اوقات مسلمان شخص کو غیر مسلم ملك كى جانب سفر کرنے اور وہاں تعلیم یا ملازمت کے لیے کئی برس تك رہنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے، تو کیا وہ اس مدت میں بالکل گوشت نہ کھائے، یا کہ وہ اس حالت میں مضطر اور مجبور شمار ہو کر یہ گوشت کھا سکتا ہے، یا پھر کھانے کے وقت بسم اللہ کفائت کر جائیگی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ذبیحہ حلال ہونے کے لیے بسم اللہ پڑھنی شرط ہے، نہ تو یہ غلطی اور بھولنے کی حالت میں ساقط ہو سکتی ہے اور نہ ہی جہالت میں، اہل علم کا راجح قول یہی ہے، مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (85669) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم:

کتابی (یعنی یہودی اور نصرانی) کا ذبحیہ دو شرطوں کے ساتھ حلال ہے:

پہلی شرط:

کتابی اس طرح ذبح کرے جس طرح مسلمان ذبح کرتا ہے، چنانچہ وہ حلقوم اور رگیں کاٹے اور خون بہائے، لیکن اگر وہ گلا گھونٹ کر یا الیکٹرک شاك لگا کر یا پانی میں ڈبو کر جانور کو قتل کرے تو اس کا ذبیح حلال نہیں اور اگر مسلمان شخص بھی ایسا کرے تو بھی حلال نہیں ہو گا.

دوسری شرط:

وہ اس جانور پر غیر اللہ کا نام ذکر نہ کرے، مثلا مسیح یا کسی اور کا نام مت لے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم اسے مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو الانعام (121).

اور حرام کردہ اشیاء کے متعلق اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تم پر حرام کیا گیا ہے مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو البقرة (173).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہاں وہ مراد ہے جس پر ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے مثلا مسیح کے نام سے، یا محمد کے نام سے، یا جبریل کے نام سے، یا لات وغیرہ کے نام سے " انتہی تفسیر سورة البقرة.

اور حرمت میں وہ بھی داخل ہو گا جو وہ مسیح یا زہرہ کے تقرب کے لیے ذبح کریں، چاہے اس پر انہوں نے غیر اللہ کا نام نہ بھی لیا ہو تو یہ بھی حرام ہے.

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور جو اہل کتاب اپنے تہواروں کے لیے ذبح کریں اور جس سے وہ غیر اللہ کا تقرب حاصل کریں یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح مسلمان اپنی قربانی اللہ کے قرب کے لیے ذبح کرتے ہیں، اور یہ اسی طرح ہے جس وہ مسح اور زہرہ کے لیے ذبح کریں، تو امام احمد سے اس کے متعلق دو روایتیں ہیں، ان میں مشہور یہ ہے کہ اس کا کھانا مباح نہیں چاہے اس پر غیر اللہ کا نام نہ بھی لیا گیا ہو، اور عائشہ اور عبد ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم..... سے بھی نہی منقول ہے " انتہی

ماخوذ از: اقتضاء الصراط المستقیم (1 / 251).

سوم:

جب مسلمان یا کتابی کوئی جانور ذبح کرے اور معلوم نہ ہو کہ آیا اس نے بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں تو اسے کھانا جائز ہے، اور جو اسے کھائے تو وہ اس پر بسم اللہ پڑھ لے، کیونکہ بخاری شریف میں حدیث ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں:

" کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے: کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں اور ہمیں یہ علم نہیں کہ آیا اس پر بسم اللہ پڑھی گئی ہے یا نہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بسم اللہ پڑھ کا کھا لو "

میں نے عرض کیا: وہ کفر چھوڑ کر نئے نئے مسلمان ہوئے تھے، یعنی اب تك وہ اسلام میں نئے ہیں اور انہیں علم نہیں کیا آیا وہ (ذبح کرتے وقت) بسم اللہ پڑھتے یا نہیں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بسم اللہ پڑھ کر کھا لیا کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2057).

جو مسلمان یا کتابی نے ذبح کیا ہو اس کے متعلق سوال کرنا لازم نہیں کہ اس نے کس طرح ذبح کیا ہے اور آیا اس پر بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں، بلکہ ایسا کرنا ہی نہیں چاہیے، کیونکہ یہ دین میں زیادتی اور غلو ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کا ذبح کردہ کھایا اور ان سے اس کے متعلق سوال نہیں کیا، صحیح بخاری وغیرہ میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ" کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے: کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں اور ہمیں یہ علم نہیں کہ آیا اس پر بسم اللہ پڑھی گئی ہے یا نہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بسم اللہ پڑھ کا کھا لو "

وہ بیان کرتی ہیں: وہ کفر چھوڑ کر نئے نئے مسلمان ہوئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ بغیر سوال کیے ہی اسے کھا لیں، حالانکہ آنے والوں پر اسلام کے احکام مخفی بھی ہو سکتے تھے، کیونکہ وہ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے " انتہی.

ماخوذ از: رسالۃ فی احکام الاضحیۃ و الذکاۃ

چہارم:

اوپر کی سطور میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر جو شخص بھی کسی غیر مسلم ملك جائے اور وہاں اغلب طور پر ذبح کرنے والے یہودی اور عیسائی ہوں تو اس کے لیے ان کے ذبح کردہ گوشت کھانا حلال ہے، لیکن یہ ہے کہ اگر اسے علم ہو جائے کہ وہ ذبیحہ کو بےہوش کرتے ہیں یا پھر وہ اس پر غیر اللہ کا نام لیتے ہیں تو پھر مت کھائے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے.

اور اگر ذبح کرنے والا شخص بت پرست یا کیمونسٹ ہو تو اس کا ذبح کردہ حلال نہیں.

اور جب ذبیحہ حرام ہو تو مجبور اور مضطر کی حجت اور دلیل سے حرام کھانا جائز نہیں، جب انسان کو ایسی اشیاء ملتی جاتی ہوں جن سے زندہ رہ سکتا ہے، مثلا وہ مچھلی کھا لے یا سبزیاں اور دالیں وغیرہ.

شیخ عبد الرحمن البراك حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" کفار ممالك میں جو گوشت پیش کیا جاتا ہے اس کی کئی قسمیں ہیں:

مچھلی تو ہر حال میں حلال ہے، کیونکہ اس کی حلت ذبح اور بسم اللہ پرموقوف نہیں.

لیکن باقی اقسام کے متعلق گزارش ہے کہ اگر تو وہ عیسائی یا یہودی کمپنی اور افراد کا پیش کردہ گوشت ہو اور ان کے طریقہ کے متعلق معلوم نہ ہو کہ آیا وہ الیکٹرك شاك کے ذریعہ جانور قتل کرتے ہیں یا گلا گھونٹ کر یا سر پر ضرب لگا کر جیسا کہ یورپ میں معروف ہے تو یہ گوشت حلال ہو گا.

جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

سب پاکیزہ اشیاء آج تمہارے لیے حلال کی گئیں اور اہل کتاب کا کھانا (ذبیحہ) تمہارے لیے حلال ہے، اور تمہارا کھانا (ذبیحہ) ان کے لیے حلال ہے المآئدۃ (5).

اور اگر یہ معلوم ہو جائے کہ وہ ان طریقوں میں سے کسی ایك طریقہ سے جانور ہلاك کرتے ہیں تو پھر یہ گوشت حرام ہے، کیونکہ یہ منخقہ اور موقوذۃ میں شامل ہو گا.

اور اگر یہ گوشت تیار کرنے والے یہودی اور عیسائیوں کے علاوہ کوئی اور ہو تو یہ گوشت حرام ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا یہ فسق ہے .

اس لیے مسلمان شخص کو واضح حرام سے اجتناب کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور اسے مشتبہات سے دور رہنے کی جدوجہد کرنی چاہیے تا کہ اپنا دین سلامت رکھ سکے، اور اپنے بدن کو بھی حرام خوراك سے محفوظ رکھتے" انتہی.

واللہ اعلم .